مشہور قصہ ہے کہ کسی لڑکی سے لوگون نے پوچھا کہ تم کیا چاہتی ہو؟ کیا یہ چاہتی ہو کہ تم اچھی ہو جاؤ یا یہ چاہتی ہو کہ اور بھی تمہاری طرح لنگڑی ہو جائین۔ لنگڑی نے کہا مین تو یہی چاہتی ہون کہ اور بھی میری طرح لنگڑی ہون تاکہ جس طرح یہ مجھپر ہنستی ہین۔ مین بھی انپر ہنسون۔ کیا خوب ؎

همدرد ہاتھہ آیا اک مفلسی ہیں

مگر آپکے مخالف آپکی طرح نہ تو مدعی الہام ہین نہ آپکی طرح حیا و شرم سے ...... باقی رہی آپکے اس الہام پر مفصل بحث۔ سو وہ اہلحدیث ۱۰ مئی مین ہوچکی ہے۔ اور اسکی تکذیب کافی دکھائی گئی ہے جسکا جواب آجتک آپنے نہین دیا اور نہ ہی دے سکتے ہین ؎

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار اُن سے ✿ وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہین ×

سر سید احمد خان اور مرزا صاحب قادیان

میرے محبوب کے دونون نشان ہین

کمر پتلی صراحی دار گردن

اس مضمون مین ہم ان دونون نامآورون کی پبلک زندگی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہین۔ پبلک زندگی سے ہماری مراد فن تصنیف ہے۔ جسکی وجہ سے ان دونون نامآورون کو نامآوری نصیب ہوئی ہے اُسی فن مین ہم اُن کا مقابلہ دکھا دینگے اور اس سے زیادہ یہ نہین ہوگا کہ ان مین سے کسی ایک کے مذہبی خیالات کے ہم مصحح یا مؤید ہون بلکہ صرف **فن تصنیف** مین مقابلہ منظور ہے۔ پس ہم پہلے فن تصنیف کی ایک مختصر سی تعریف کرتے ہین +

تصنیف کے معنے ہین واقعات صحیحہ کو جمع کرکے نتیجہ نکالنا۔ نتیجہ نکالنے مین غلطی ہو جانا اور بات ہے مگر واقعات صحیحہ کا پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ پس اس تعریف کے مطابق ہم ان دونون مصنفون کا مقابلہ دکھاتے ہین +

کچھ شک نہین کہ سرسید احمد خان کے مذہبی خیالات کیسے ہی ہون مگر اون مین بڑا کمال رکھتا

© rasailojaraid.com

کہ واقعات کی تلاش مین بہت کوشش کرتے تھے۔ مخالف عبارت یا مخالف کے کلام کو نقل کی ضرورت ہوتی تو پوری نقل کر کے کتاب اور صفحات کا حوالہ بھی دیتے۔ چنانچہ اون کی تصنیفات تفسیر خطبات وغیرہ کے دیکھنے والون پر یہ امر مخفی نہین۔ یہی وجہ ہے کہ سرسید کی تصنیفات دیکھنے سے اُن کا معتقد مخالف سے باقاعدہ مباحثہ کرنے پر قدرت پاسکتا ہے مگر مرزا صاحب قادیانی ایسے نہین بلکہ مخالف کے کلام کو جہان نقل کرتے ہین۔ ایسی طرح سے کرتے ہین کہ نہ اوسکا سر معلوم رہتا ہے نہ پیر۔ نہ حوالہ نہ پتہ۔

اگر ہم اس دعوی کو یونہی بے حوالہ چھوڑ دین۔ تو ہم بھی مرزا صاحب کی طرح ہونگے اس لئے ہم صحیح صحیح واقعات ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین۔ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر مرزا صاحب کے مدمقابل شروع سے آریہ سماجی رہے ہین ہمیشہ اُن کو اُن سے پالا رہا تو کیسا ضروری تھا کہ مرزا صاحب اُن کے متعلق جو کچھ لکھتے باقاعدہ لکھتے۔ مگر ناظرین دیکھکر حیران ہونگے کہ ایسے بڑے مخالف کے سامنے بھی مرزا صاحب دُون کی لیتے ہین۔ آریون کی بابت آپ شحنۂ حق صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہین کہ

"اُن بیدون نے بجز گالیون اور بدزبانیون کے اور کیا سکھلایا ہے جابجا اول سے آخر تک یہی شرتیانی ویدون مین پائی جاتی ہین کہ اے اندر ایسا کر کہ ہمارے سارے دشمن مرجائین۔ ان کے بچے مرجائین" (حوالہ ندارد)

دیکھئے اتنا بڑا دعوی ہے مگر ثبوت اور حوالہ بجز ایٹ البحر کے کہین نہین نہ پوری عبارت نقل ہے۔ نہ کسی کتاب کا بحوالہ صفحہ پتہ ہے۔

کیا ایسی تحریر کو دیکھکر کوئی شخص مخالف سے مناظرہ کرسکتا ہے جب وہ حوالہ مانگے تو قادیان جا کر لائے مگر وہان سے لانا ہی چیل کے گھونسلے سے ماس لانے سے مشکل ہے۔ یہ تو ہوا ان کا برتاؤ مخالفین اسلام سے اب سُنئیے کہ مخالفین ذات شریف سے کیا برتاؤ کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کے برخلاف مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے فتح رحمانی مولوی اسمعیل مرحوم علیگڈھی نے ایک کتاب لکھی جسکا نام ہوا اعلاء الحق الصریح قصوری مرحوم نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۶ پر گذشتہ زمانہ کے ایک کاذب مہدی کی ہلاکت کا قصہ لکھا کہ محمد طاہر کی دعا سے [illegible] لکھا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"یا مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا و التجا اس فقیر قصوری کان اللہ لہ سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اسکے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما۔ اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّبِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ اٰمِيْن" صکا

اس دعا کا مدعا صاف ہے کہ خداوندا یا تو مرزا صاحب کو توبہ کی توفیق دے یا ہلاک کر مگر یہ قید یا دعویٰ مولوی صاحب قصوری نے اس میں نہیں کیا کہ میری زندگی ہی میں اسکو ہلاک کر۔ نہ یہ کہا ہے کہ جو جھوٹا ہو وہ پہلے مرجاوے بلکہ مولوی صاحب کی دعا کے الفاظ میں وہ وسعت ہے۔ کہ جب کبھی بھی مرزا صاحب بغیر توبہ کے مرینگے ان کی دعا قبول سمجھی جائیگی۔ چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر مسیلمہ پر یہی ہوا تھا کہ آپکے بعد مرا۔ مگر آخر کار چونکہ بے نیل مرام مرا اسلئے دعا کی صحت میں شک نہیں۔ پس مولوی صاحب قصوری کی دعا کا مدعا یا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مریں یا یہ کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے اور مولوی صاحب علیگڈھی نے تو اتنا بھی نہیں کیا۔ اب سنئے! مرزا صاحب ان دونوں بزرگوں کی نسبت کیا لکھتے ہیں:۔ فرماتے ہیں:۔

"مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اسطرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۹)"

اس عبارت کا مدعا مولوی صاحب قصوری کی عبارت سے بالکل الگ ہے پھر لطف یہ ہے کہ جتنی عبارت پر ہم نے خط دیا ہے اتنی عبارت پر مرزا صاحب نے بھی خط دیا ہے گویا یہ اشارہ ہے کہ یہ عبارت زیر خط بعینہ وہی ہے جو مولوی صاحبان نے لکھی ہے حالانکہ یہ اس سے بالکل اجنبی ہے بہر حال جو کچھ ہے اسکا مطلب ہی ناظرین سمجھ لیں کہ اس محرف عبارت میں بھی یہ نہیں ہے کہ ہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(مولوی و مرزا) مین سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائیگا - بلکہ وہ قطعی مرزا صاحب کو کاذب قرار دیکر (بقول مرزا صاحب) بددعا کرتے ہین - لیکن ناظرین کسقدر حیران ہونگے کہ اس کتاب اربعین ۳ کے گیارہوین صفحہ پر پھر اس محرفہ عبارت مین یون ترمیم کیگئی ہے آپ لکھتے ہین :-

ان نادان ظالمون سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا - کہ اس نے اپنے رسالہ مین کوئی میعاد نہین لگائی (یہ ہم بھی مانتے ہین مرزائیو! یاد رکھنا کہ کوئی میعاد نہین لگائی - ایڈیٹر)

یہی دعا کی کہ یا الٰہی اگر مین مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب مین حق پر نہین تو مجھے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوے مین حق پر نہین تو اسے مجھ سے پہلے موت دے بعد اسکے بہت جلد خدا نے اسکو موت دیدی دیکھو کیسی صفائی سے فیصلہ ہو گیا ص۱۱

اس عبارت مین کیسی صفائی کا ہاتھ دکھایا لکھتے ہین کہ اس نے دعا ہی یہ کی تھی حالانکہ اوسکو اس دعا کی خبر تک نہوگی - بھلا ایسی دعا وہ کیسے کرسکتا تھا - کیا اسے معلوم نہ تھا کہ آنحضرت علیہ السلام باوجود سچے نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے - اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کی صادق سے پیچھے مرا کیا کسی اہل علم کی یہ شان ہوسکتی ہے - کہ اس قسم کی دعا کرے مگر چونکہ دونون مولوی صاحبان انتقال کر گئے - اسلئے مرزا صاحب کو ایک موقع بات بنانیکا ل گیا - پس اونہون نے جھٹ سے اپنے دام اوفتادون کی آنکھون مین مٹی ڈالنے کی کوشش کی بلکہ ڈال ہی دی - اور دل مین یقین کر رکھا کہ کسیکو کیا ضرورت ہے کہ اتنی تحقیق کریگا - کہ اصل کتاب مین کیا ہے مگر اونہین معلوم نہ تھا کہ امرتسر سے مرقع نکلنے والا ہے ؛

اور سنئیے! ایک مقام پر آپ اسی عبارت کو یون لکھتے ہین :-

"مولوی غلام دستگیر کی کتاب دور نہین مدت سے چھپکر شائع ہوچکی ہے دیکھو کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونون مین سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا" اشتہار انعامی پانسو ص۳

اس عبارت مین کس دلیری سے کام لیا ہے کہ مولوی غلام دستگیر کے لکھنے کا مفعول اس جملہ کو بناتے ہین :- کہ

"ہم دونون مین سے جو جھوٹا ہے - وہ پہلے مریگا"

مرزائیو! اگر تم مین کچھ عقل [illegible] ہے تو [illegible] کہ مولوی غلام دستگیر نے یہ لکھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا"
معاذاللہ! استغفراللہ کیسی خیانت مجرمانہ ہے کہ مخالف کے کلام کو بگاڑ بگاڑ کر مسخ صورت بنا کر پیش کیا جاوے - پھر اس خیانت مجرمانہ کو معجزہ قرار دیا جائے چہ خوش ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب * گربہ شاشید و گفت باران شد

اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزا صاحب صاف اور صحیح صحیح واقعات سے اپنی کامیابی نہیں جانتے جب ہی تو ایسی خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں چونکہ وہ جانتے ہیں کہ مخالف کی کتاب ہر ایک کے پاس تو ہوگی نہیں - پس جو کوئی ہماری تحریر دیکھیگا - وہ تو لٹو ہو رہیگا - وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ جتنے ہماری دام اوفتادہ ہیں خیر سے ان کے دماغوں میں قابلیت ہی نہیں رہی کہ کسی غیر کی سچی بات کو بھی سن سکیں اسلئے اگر کوئی مخالف اونکو اصل عبارت دکھائیگا تو اونکو اثر نہیں ہوگا - چنانچہ ہمنے اس کا خوب تجربہ کیا ہے کہ عوام کالانعام تو کیا اچھے پڑھے لکھے مولوی صاحبوں اور بابوؤں سے کہا کہ مرزا صاحب کا یہ دعوی مولوی صاحبان کی تصنیفات سے دکھا دو - دونوں مرحوموں کی کتابیں اُن کے سامنے رکھدیں کتابوں کو اِدہر اُدہر الٹ کر کچھ بڑبڑا کر چلتے بنے

لطیفہ: - ایک روز میرے پاس دو مرزائی آئے اور مرزا صاحب کی تعریفات میں رطب اللسان ہونے لگے - میں نے کہا خدا تعالی نے فرمایا ہے تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ "یعنی جھوٹ بولنے والے کے الہام ربانی ہرگز نہیں ہو سکتے - بلکہ شیطانی کے ہوتے ہیں" اس آیت سے ایک عام اصول ملتا ہے کہ ملہم اگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ہرگز ملہم ربانی نہیں ہے خواہ وہ کچھ ہی دکھاوے - ہم دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب جھوٹ بولتے ہیں - مرزا صاحب نے اعجاز احمدی کے صلہ ۲۳ پر میری نسبت لکھا ہے :-

"وہ آنکیلئے دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے" صلہ ۲۳

حالانکہ میں نے نہ کبھی کفن لیا - نہ وعظ گوئی پر میرا گذارہ ہے نہ وعظ گوئی میرا پیشہ - امرتسر اور بیرونجات کے دوست و دشمن شہادت دے سکتے ہیں - یہانتک کہ میں کسی مسجد کا امام بھی نہیں پھر جو میری نسبت لکھا کہ وہ پیسے لے کر وعظ کہتے پھرتے ہیں جس پر گذارہ کرتا ہے یہ جھوٹ نہیں تو کیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بتاؤ۔ مگر افسوس کہ میری تقریر اُن پر یوں معلوم ہوتی تھی۔ گویا گرم لوہے پر پانی کا چھینٹا ہو کہ ٹھیرتا ہی نہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ اونکا خیال ہے ؎

پھر زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے ٭ بتوں سے ہم نہ پھریں ہمسے گو خدا پھر جائے

اب ہم ایک مثال اس امر کی دیتے ہیں کہ مرزا صاحب جس طرح مطلب براری کے لئے مخالف کے کلام کو بگاڑ دیتے ہیں۔ اسی وقت پر اپنے حق میں بھی اسی ہتھیار سے کام لیا کرتے ہیں یعنی اپنے کلام کو بھی مروڑ تروڑ کر ٹیڑھا سیدھا کر دیتے ہیں۔ کیوں نہ ہو ؎

بازی بازی باریش بابا ہم بازی

آپ نے پادری آتھم کی بابت لکھا تھا کہ

"۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸)"

مگر باوجود اس تصریح اور تحدید پندرہ ماہ کے اس سیدھی تحریر پر بھی مرزا صاحب نے اپنا دست شفقت یوں صاف کیا کہ اس کا مطلب یوں لکھتے ہیں:۔ کہ

"میں نے ڈپٹی آتھم کے ساتھ میں قریباً ساٹھ آدمیوں کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جاویگا" اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۱

یہی عبارت کئی ایک جگہ لکھی ہے اشتہار انعامی پانسو صفحہ پر بھی اسی طرح ہے۔

مرزائیو! خدارا اتنا تو سوچو کہ اس عبارت میں مرزا صاحب نے جو دعوی کیا ہے کہ **یہ کہا تھا**۔ اس "کہا تھا" کا لفظ غور سے دیکھو۔ پھر اصل مقام پر الفاظ پڑھو۔ دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دان مرزائی دوستو! ان دونوں عبارتوں کا مقابلہ کرکے دیکھو اور کہا تھا کا مضمون سمجھکر بتاؤ کہ کرشن جی نے یہی کہا تھا جو اس عبارت میں دعوی کیا ہے خدارا اصل مقام کو جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸ سے نکالکر سامنے رکھو اور اس عبارت کو بھی دیکھو۔ پھر بتاؤ کہ جھوٹ کے سر سینگ ہوتے ہیں؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس مقابلہ میں تم سمجھ جاؤ گے کہ ؎

جھوٹ کو کر سچ دکھانا کوئی اُن سے سیکھ جائے

اور اگر تم ان دونوں [illegible] کا مطلب ایک ہی سمجھو تو ہمیں یقین نہیں کہ تم اتنا بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سمجھ سکو کہ عقل بڑی یا بھینس۔"

پس ہم تم سے ایک سوال کرتے ہین کہ اگر آتہم والی پیشگوئی کا یہی مطلب تہا کہ جھوٹا سچے کی زندگی مین مرجائیگا اور اسکی میعاد پندرہ ماہ کوئی نہ تھی۔ تو پندرہ ماہ کے ختم ہونے پر تم لوگون پر حشر کیون قائم ہوا تہا۔ کیون سعدی لودہیانوی مرحوم نے مرزا صاحب کو لکھا تہا کہ ؎

غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی ✶ نہ دیکھی تو نے لکلکر چھٹی ستمبر کی

کیون مرزا صاحب نے اس وقت یہ عذر نہ کیا کہ ابھی تو مین زندہ ہون پھر پیشگوئی کا کذب کیسا؟ کیون نہ یہ کہا کہ مین نے تو یہ کہا تہا کہ میری زندگی مین مریگا۔ جبتک مین زندہ ہون پیشگوئی جھوٹی نہین ہوسکتی۔ حالانکہ یہ عذر نہ کیا بلکہ یہ بڑ ہانکی تھی کہ آتہم دل سے رجوع کریگا جسکی تفسیر بھی خیریت سے یہ کی کہ دل مین ڈر گیا۔ پہر اس ڈر کے یہ معنی بتائے کہ امرتسر سے فیروزپور چلا گیا۔ واہ سبحان اللہ کوہ کندن و کاہ برآوردن اسے ہی کہتے ہین ؛

ان تمثیلات سے ثابت ہوتا ہے کہ سر سید احمد خان مذہبی اعتقادات کے لحاظ سے خواہ کچھ ہی ہون۔ فن تصنیف مین وہ امانتدار اور دیانتدار ہین۔ بخلاف اسکے مرزا صاحب قادیان مذہبی اعتقادات سے قطع نظر فن تصنیف مین بھی اعلےٰ درجہ کے خائن اور غدار ہین۔ مخالف کے کلام کو صحیح نقل نہین کرتے یہانتک کہ بوقت ضرورت اپنے کلام کو بھی بگاڑ دیتے ہین۔ ان کی غرض یہ نہین ہوتی کہ ناظرین کو صحیح صحیح واقعات سنائین اور پہنچائین۔ بلکہ ان کی غرض صرف خود غرضی ہوتی ہے سو جس طرح سے بن پڑے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ ناظرین اس بحث سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہین کہ مرزا صاحب کی تحریرین کوئی مرزائی ہو ا یہ نہ سمجھو کہ اس تحریر کا لکھنے والا کون ہے بلکہ یہ دیکھو کہ لکھا کیا ہے پس ان واقعات کو غور سے دیکھو اور نتیجہ پاؤ ؎

میری دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر ✶ بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اس ساری تحریر کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ جب مرزا صاحب واقعات صحیحہ مین کذب بیانی کرتے ہین۔ تو ان کی نبوت اور رسالت کا کیا حال ہے یہ کہ

واقعی دونون تحریرین تحقیق اور تصدیق کرنے کے قابل ہین ✶

© rasailojaraid.com